



شمارہ نمبر: 5

ماہ ظہور: 1394 ہجری مشمی، بمقابلہ 1 اگست 2015ء

جلد نمبر 17

زیرِ مکرانی:- نیشنل صدر بحید امامہ اللہ جرمی: محترمہ امانتا الحجی احمد صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت: محترمہ فوزیہ بشری صاحبہ۔ معاونہ: محودہ احمد صاحبہ، علیقیہ چیمہ صاحبہ۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہیں ایک تھائی قرآن سناتا ہوں پھر آپؐ نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ کی تلاوت کی اور یہ (سورت) پوری پڑھی۔

(صحیح مسلم جلد سوم کتاب صلاة المسافرین و قصرہا۔ صفحہ 301 حدیث 1338)

القرآن الحکیم

ذِلِّکُمُ اللَّهُ رُبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَيْلٌ (الانعام: 103)

ترجمہ:- یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اس کے سوا کوئی معبد نہیں۔ ہر چیز کا خالق ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو اور (ترجمہ از حضرت خلیفۃ الرسول رحمۃ اللہ تعالیٰ) وہ ہر چیز پر گران ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لحظہ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے، کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے زد دیکھ جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی عدالت کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھاٹا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ میں کوئی کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں بدلنا ہے۔ اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی پروانہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ بتاہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ توہروقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پھر پر پھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 54 ایڈیشن 2008ء)

از مشعل راہ

عبادات کا خلافت سے گھرا تعلق ہے۔

ارشاد حضرت خلیفۃ الرسول رحمۃ اللہ تعالیٰ: ”... خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مونوں سے دلوں کی تسلیکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی الگی آیت میں أَقِيمُوا الصَّلَاةَ کا بھی حکم ہے۔ پس تمدن حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکرگزار بننے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکرگزاری نہیں نا شکرگزاری ہو گی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مونوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تقلیل کرو کہ یَعْبُدُونَنِی یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہو گا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات ذہن میں اچھی طرح بھالیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کے صورت میں جاری ہے، فائدہ تباہی کی حفاظت کرنے والے ہوں گے (مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 182، ایڈیشن 2006ء)

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ ہمیں ”خلافت علی منحاج الدُّوَّبَةِ“، جیسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور ہمارے پیارے امام جو اس وقت روئے زمین پر کسی انسانی ڈگری کی بنا پر نہیں بلکہ ہمارے خالق و مالک، جو ہماری ہر ظاہری اور باطنی مرض کا سب سے زیادہ جانتے والا ہے، کی طرف سے روحانی طبیب مقرر کئے گئے ہیں۔ یہی توہ وہ وجہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کی طرف نظر التفات رکھتا ہے اسی طرف اس کی طرف سے مقرر کیا جانے والا وجود بھی دن رات ہم ایسے بیاروں کی صحت کی فکر میں ہر خدا درحرہ استعمال میں لارہے ہیں۔ اس ترپ کا اظہار آپ نے سرزیں جرمی پر ترجمہ اور توہ نصحت کرتا چلا جا۔ پس یقیناً نصحت مونوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور میں نے جن و اس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

(حضور انور کے عملی اصلاح کے متعلق خطبات کی روشنی میں)
تقریب مکرمہ امامۃ الجمیل غزالہ الصاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ امامہ اللہ جرمی،
بر موقع جلسہ سالانہ جرمی (مستورات) 2015

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ
فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

”جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر غلیظہ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی حکایت مسیح موعود فرماتے ہیں۔“

”رشتہ کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمد یوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر غلیظہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھلک جانا ہے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خدا، جلد 10 صفحہ 414)

”اس سے دعا میں نہ مانگتا ہو... دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے جنم تصور میں میں نہ پہنچتا ہو۔ اس کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔“ (خطبہ جمعہ 6 جون 2014ء فریکفرٹ جرمی)

”یہ جب تا نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔ جل کے خود آئے مسیح کی بیار کے پاس یہی توہ درد ہے جو ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں مکمل شفاء دینے کے لئے ایک کامل تشخیص اور ایک خطانہ جانے والا نسخہ بن کر خطبات امام میں ہماری عملی اصلاح کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ یونی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔“

”وَذَكَرْ فَيَنَ اللَّهُ كَرْ عَنْ تَنْفُعِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا خَلَقَ ثُ الْجِنَّ وَالْأَنْسَ إِلَّا يَعْمَدُونَ۔“ (سورة الذاريات 51: آیات 56، 57)

”حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔“

”اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے حضور جھلک کو شکش نہیں کرتا۔ انسانی فطرت سے یہ غفلت کے لحاف کیونکر ہٹائے جا سکتے ہیں۔ اور اس غفلت پر ترپنے والے دل آخر پکارا ہٹتے ہیں۔“

”وَهُ نَہِیں جا گتے سو بار جکایا ہم نے

بنصرہ العزیز نے دسمبر 2013ء سے لے کر فروری 2014ء تک جو عملی اصلاح کے خطبات ارشاد فرمائے ان میں ہماری بیماریوں کی وجوہات اور ان کے علاج پر ہر لحاظ سے مکمل رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ آئیں اب ان نکات پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

احساس بیماری:-

حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے 99.99% فیصد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عقیدے کے لحاظ سے پختہ ہیں... لیکن جب ہم اس پہلوکی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں اُس کی حالت کیا ہے؟... اگر حقیقت کی آنکھ سے ہم دیکھیں تو ہمیں یہی جواب نظر آتا ہے کہ... معاشرے کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں اور ہم اکثر اوقات بے بس ہو جاتے ہیں... چنانچہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی عملی حالتون کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہو گی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہوا ہوا ہے... ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے... کہ ترقی کرنے والی قومیں، دنیا کی اصلاح کرنے والی قومیں، دنیا میں انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء)

بیماری کی وجہات:-

عزیز از جان آقا فرماتے ہیں: ”کسی بھی چیز کی اصلاح تجھی ہو سکتی ہے اور اصلاح کی کوشش کے مختلف ذرائع تجھی اپنائے جاسکتے ہیں جب اس کی کی وجہات معلوم ہوں۔ اسباب معلوم ہوں تاکہ ان وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔“

آپ نے عملی اصلاح میں روک ڈالنے والے آٹھ نکات کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر ہم سب پیارے آقا کی آواز پر لیک کہتے ہوئے ان روکوں کو دور کرنے والے بن جائیں تو خدا اپنے فضل سے ہمیں روحانی و جسمانی آفات سے نجات عطا کرے گا۔ اور یہ روکنیں ڈالنے والے امور درجن ذیل ہیں۔

عملی اصلاح میں روک کا چوتھا سبب:-

”چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ عملی اصلاح کے لئے حکومت کا ایک کردار ہے۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جاسکتی ہیں لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو، وہاں عادتیں نہیں بدلتی جائیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں... آج کل ہم دیکھتے ہیں، یہ یہودہ فلمیں دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ انٹرنسیٹ پر لوگوں کے شوق ہیں اور بعض لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ ان کی نئی والی حالت ہے۔ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیٹھے فلمیں دیکھ رہے ہیں تو دیکھتے چلے جائیں گے۔ انٹرنسیٹ پر بیٹھے ہیں تو میٹھے چلے جائیں گے... نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ پس یہ جو عادتیں ہیں، یہ عملی اصلاح میں روک کا بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔“

عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب:-

”عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب یہی نہیں بچے بھی ہیں۔ یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات انسان کو یہی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلا میں ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کسی کا مال نہیں کھانا۔ اب اگر کسی نے کسی کے پاس کوئی رقم بطور امانت رکھوائی ہو لیکن اس کا کوئی گواہ نہ ہو، کوئی ثبوت نہ ہو تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اُس کی نیت میں بعض دفعہ اپنے یہی بچوں کی ضروریات کی وجہ سے کھوٹ آ جاتا ہے، نیت بد ہو جاتی ہے... پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو باہم رکھنے والے رشتہ روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں یہی بچوں کی محبت اور ان کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔“

عملی اصلاح میں روک کا چھٹا سبب:-

”چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل گمراہی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے۔ تبھی عملی اصلاح ہو سکتی ہے... اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے اختیاطی سے اگر بیٹھنے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گردے گا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لمحہ بھر کے لئے اگر بے اختیاطی ہو جائے تو مومن کا جو معیار ہے اس سے وہ گرجائے گا۔ اور اس کے اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہو گی... پس عملی اصلاح کے لئے بار بار برائی کا ذکر ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔“

عملی اصلاح میں روک کا ساتواں سبب:-

”ساتواں سبب اعمال کی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے جو ہیں وہ حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آ جاتی ہے۔ بسا اوقات لائق، دوستانہ تعلقات، رشتہ داری، بڑائی، بعض اور کہنے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظہار نہیں ہونے دیتے مثلاً ایک انسان دوسرا انسان کے خلاف گواہی اس لئے دے دیتا ہے کہ فلاں وقت میں اس نے مجھے نقصان پہنچایا تھا۔ پس آج مجھے موقع ملا ہے کہ میں بھی بدله لے لوں اور اس کے خلاف گواہی دے دوں۔ تو اعمال میں کمزوری اس وجہ سے ہوتی ہے کہ خشیت اللہ کا خانہ خالی ہو جاتا ہے۔“

عملی اصلاح میں روک کا آٹھواں سبب:-

”آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اس وقت تک بہت مشکل ہے۔ جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔ جب تک سب گھروں کے اعمال میں ایک ہو کر بہتری کی کوشش نہیں ہو گی، کسی نہ کسی وقت ایک دوسرے کو متاثر کر دیں گے... اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: قُوَّا أَنْفَسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا (اتریم: 7) کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔“

طریق شفاء:- معزز سامعات! اس سے قبل کہ میں ان امراض سے شفاء کے اس طریق کا ذکر کروں جو ہمارے پیارے آقانے پیان فرمایا، ایک اصل کی طرف تو بہلانا چاہتی ہوں جو اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ

بنصرہ العزیز نے دسمبر 2013ء سے لے کر فروری 2014ء تک جو عملی اصلاح کے خطبات ارشاد فرمائے ان میں ہماری بیماریوں کی وجوہات اور ان کے علاج پر ہر لحاظ سے مکمل رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ آئیں اب ان نکات پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

احساس بیماری:-

حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے 99.99% فیصد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عقیدے کے لحاظ سے پختہ ہیں... لیکن جب ہم اس پہلوکی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں اُس کی حالت کیا ہے؟... اگر حقیقت کی آنکھ سے ہم دیکھیں تو ہمیں یہی جواب نظر آتا ہے کہ... معاشرے کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں اور ہم اکثر اوقات بے بس ہو جاتے ہیں... چنانچہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی عملی حالتون کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہو گی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہوا ہوا ہے... ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے... کہ ترقی کرنے والی قومیں، دنیا کی اصلاح کرنے والی قومیں، دنیا میں انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء)

عملی اصلاح میں روک کا پہلا سبب:-

عزمیز از جان آقا فرماتے ہیں: ”کسی بھی چیز کی اصلاح تجھی ہو سکتی ہے اور اصلاح کی کوشش کے مختلف ذرائع تجھی اپنائے جاسکتے ہیں جب اس کی کی وجہات معلوم ہوں۔ اسباب معلوم ہوں تاکہ ان وجوہات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔“

آپ نے عملی اصلاح میں روک ڈالنے والے آٹھ نکات کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر ہم سب پیارے آقا کی آواز پر لیک کہتے ہوئے ان روکوں کو دور کرنے والے بن جائیں تو خدا اپنے فضل سے ہمیں روحانی و جسمانی آفات سے نجات عطا کرے گا۔ اور یہ روکنیں ڈالنے والے امور درجن ذیل ہیں۔

عملی اصلاح میں روک کا پہلا سبب:-

حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اعمال کی اصلاح کے بارہ میں جو چیزیں روک بنتی ہیں یا اثر انداز ہوتی ہیں، ان میں سے سب سے پہلی چیز لوگوں کا یہاں سمجھا جائے کہ کوئی گناہ بڑا ہے اور کوئی گناہ چھوٹا ہے... یہی بات ہے جو عملی اصلاح میں روک کا سبب بنتی ہے۔ اس سے انسان میں دلیری پیدا ہوتی ہے، جرأت پیدا ہوتی ہے گناہ کرنے کی، برائیوں اور گناہوں کی اہمیت نہیں رہتی۔ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چھوٹے گناہ کرنے میں کوئی حرث نہیں ہے یا اس کی سزا اتنی نہیں ہے۔“

مثال دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں: ”ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لباس کو حیاد نہیں رکھتی۔ باہر نکلتے ہوئے پر دے کا خیال نہیں رکھتی۔ باوجود احمدی مسلمان ہونے کے اور بہلانے کے ننگے سر، بغیر جاہب کے، بغیر سکارف کے یا چادر کے پھرتی ہے۔ لباس چست اور جسم کی نمائش کرنے والا ہے۔ لیکن مالی قربانی کے لئے کہو کسی چیرٹی میں چندے کے لئے کہو تو کھلادل ہے، یا جھوٹ سے اسے نفرت ہے اور برداشت نہیں کرتی کہ کوئی اس کے سامنے جھوٹ پولے تو کھلادل ہے۔ یا جھوٹ سے اسے نفرت ہے اور برداشت نہیں کرتی کہ کوئی اس کے سامنے جھوٹ پولے تو کھلادل ہے۔“

”ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے لباس کو حیاد نہیں رکھو۔ جس کو وہ چھوٹی نیکی سمجھ کر توجہ نہیں کر رہی ہے ایک وقت میں پھر اس کو بڑی بڑائی کی طرف بھیجی دھیل دے گی۔ غرض کہ ہر نیکی اور گناہ کا معیار ہر شخص کی حالت کے مطابق ہے... ہمیشہ ہمارے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ بڑی بدیاں وہی ہیں جن کے چھوڑنے پر انسان قادر نہ ہو...“

عملی اصلاح میں روک کا دوسرا سبب:-

”اعمال کی اصلاح میں جو دوسرا وجہ ہے وہ ماحول ہے یا نقل کا مادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظرت میں نقل کا مادہ رکھا ہوا ہے جو بچپن سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے... بچہ گھر میں ماں باپ سے اور بڑوں سے سیکھتا ہے اور ان کو دیکھتا ہے اور ان کی نقل کرتا ہے... اگر بچہ کو نیک ماحول میں رکھ دیں گے تو نیک کام کرتا چلا جائے گا۔ اگر بڑے ماحول میں رکھ دیں گے تو بڑے کام کرتا چلا جائے گا اور بڑے کام کرنے والے کو جب بڑے ہو کر سمجھایا جائے گا کہ یہ بڑی چیز ہے اسے مت کرو تو اس وقت وہ ان کے اختیار سے نکل چکا ہو گا۔ پھر ماں باپ کو شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے بچے بگڑے گئے... اسی طرح ہمسائیوں، ماں باپ کی سہیلیوں اور دوستوں کے غلط عمل کا بھی بچے پر اثر پڑ رہا ہوتا ہے پس اگر اپنی نسل کی اپنی اولاد کی حقیقی عملی اصلاح کرنی ہے تاکہ آئندہ عملی اصلاح کا معیار بلند ہو تو ماں باپ کو اپنی حالت کی طرف بھی نظر رکھنی ہو گی۔ اور اپنی دوستیاں ایسے لوگوں سے بنانے کی ضرورت ہو گی جو عملی لحاظ سے ٹھیک ہوں۔“

عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب:-

”عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب فرمایا جائے کہ معاملات کو مد نظر رکھنا ہے جبکہ عقیدے کے معاملات ذور کے معاملات ہیں۔ ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق زیادہ تر بعد کی زندگی سے ہے... بظاہر انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر میں کوئی غلط کام کر لوں تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جو

آجائے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 452، 453 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فعل عمر فاؤنڈیشن، ربوہ)

3- قوت عملی کی کمزوری کو دور کرنا:-

حضور انور ایاہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”پھر تیری چیز جس سے عملی کمزوری سرزد ہوتی ہے وہ عملی قوت کا فقدان ہے... قوت عملی کی یا قوت عملی نہ ہونے کے بھی بعض اسباب ہیں۔ مثلاً ایک سبب عادت ہے۔ ایک شخص میں قوت ارادی بھی ہوتی ہے، علم بھی ہوتا ہے لیکن عادت کی وجہ سے مجبور ہو کروہ عمل میں کمزوری دکھار ہا ہوتا ہے۔ یا ایک شخص جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے لیکن ماڑی اشیاء کے لئے جذبات محبت یا مادی نقصان کے خوف سے جذبات خوف غالب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اندر وہی کے بجائے پیروی علاج کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو پیروی علاج کیا جائے اسی سے قوت عمل میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے صحیح سہارے کی ضرورت ہے۔ اگر صحیح سہارا مل جائے تو بہتری آسکتی ہے... جیسے کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو بعض دفعہ ہڈی جوڑنے کے لئے پلستر گاہ براہ سہارا دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ آپ پیش کر کے پلٹیں ڈالی جاتی ہیں تاکہ ہڈی مضبوط ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ ہڈی جڑ جاتی ہے اور وہ سہارے دور کر دیتے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض انسانوں کے لئے کچھ عرصے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ یہ سہارا اس میں اتنی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ خود فعال ہو جاتا ہے اور عملی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔“ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 447 تا 450 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فعل عمر فاؤنڈیشن، ربوہ)

”عملی اصلاح کے لئے سہارا دو قسم کا ہوتا ہے یاد قسم کے سہاروں، ایک نگرانی کی اور دوسرا جبر کی ضرورت ہے۔ نگرانی یہ ہے کہ مستقل نظر میں رکھا جائے،... گھروں میں ماں باپ بچوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ سکولوں میں استاد اعلاوہ پڑھانے کے نگرانی کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ حکومت کے کارندے نگرانی کر رہے ہوتے ہیں... سڑکوں پر ریکارڈ کے لئے مستقل کیمرے لگائے ہوتے ہیں... یہ نگرانی کا ایک عمل ہے... اس ساری نگرانی کا مقصد یہ ہوتا ہے... اُن کاموں سے روکا جائے جن کی وجہ سے فساد پیدا ہو سکتا ہے یا اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اصلاح ہو۔ بہرحال نگرانی ہر معاشرے کے قانون میں اصلاح کا ایک ذریعہ ہے اور عملی اصلاح کرنے کے لئے دین بھی اس کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ اور بہت سے غلط کاموں سے انسان اس وجہ سے بچ رہا ہوتا ہے کہ معاشرہ اس کی نگرانی کر رہا ہے۔ ماں باپ اپنے دائرے میں نگرانی کر رہے ہوتے ہیں۔ مریبان کا اپنے دائرے میں یہ نگرانی کرنا کام ہے اور باقی نظام کو بھی اپنے اپنے دائرے میں نگران بننا ضروری ہے۔ اور جب اسلام کی تعلیم بھی سامنے ہو کہ ہر نگران نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا (صحیح البخاری کتاب الجماعت باب الجماعة في الفقري والمدن حدیث نمبر 893) تو نہ صرف ان کی اصلاح ہو گی جن کی نگرانی کی جاری ہے بلکہ نگرانوں کی بھی اصلاح ہو رہی ہو گی۔ بہرحال عملی اصلاح کے لئے نگرانی بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

دوسری بات جو اصلاح کے لئے ضروری ہے جبر ہے۔

”یہاں کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ دین کے معاملے میں جرنہیں ہے“ دوسری طرف عملی اصلاح کے لئے جو علاج تجویز کیا جا رہا ہے، وہ جبر ہے۔ پس واضح ہو کہ یہ جرد دین قبول کرنے یادین چھوڑنے کے معاملے میں نہیں ہے۔ ہر ایک آزاد ہے جس دین کو چاہے اختیار کرے اور جس دین کو چاہے چھوڑ دے۔ اسلام تو بڑا واضح طور پر یہ اختیار دیتا ہے۔ یہاں جبر یہ ہے کہ دین کی طرف منسوب ہو کر پھر اس کے قواعد پر عمل نہ کرنا اور اُسے توڑنا، ایک طرف تو اپنے آپ کو نظام جماعت کا حصہ کہنا اور پھر نظام کے قواعد کو توڑنا... نظام کا حصہ بن کر رہنا ہے تو پھر تعلیم پر بھی عمل کرنا ہو گا۔ ورنہ سزا مل سکتی ہے، جرمان بھی ہو سکتا ہے، بعض قسم کی پابندیاں بھی عائد ہو سکتی ہیں۔ اور ان سب باتوں کا مقصود اصلاح کرنا ہے تاکہ قوت عملی کی کمزوری کو دور کیا جاسکے۔ جماعت میں بھی جب جماعت نظام سزا دیتا ہے تو اصل مقصود اصلاح ہوتا ہے۔ کسی کی سبک یا کسی کو بلا جہہ تکلیف میں ڈالنا نہیں ہوتا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نیک اعمال بجالانے کی عادت ڈالنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ بغیر ان ذرائع کو اختیار کئے اصلاح عمل میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس ان ذرائع کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔ یعنی ایمان کا پیدا کرنا، علم صحیح کا پیدا کرنا،... اور قوت عملی کا پیدا کرنے کے ضمن میں نگرانی کرنا اور جبر کرنا،... یہ چار چیزیں ہیں جن کے بغیر اصلاح مشکل ہے... پہلے علاج کے طور پر ترتیبیت کر کے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات، آپ کی وحی، آپ کے تعلق باللہ اور آپ کے ذریعہ سے آپ کے مانے والوں میں روحانی انقلاب کا ذکر کیا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے کیا فوائد ہیں... اس دور میں جب شیطان بھرپور حملے کر رہا ہے تو ان باتوں کے بارے میں بتانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہ ذکر متواتر اور بار بار ہونا چاہئے۔ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کو کس طرح حاصل ہو سکتی ہے اور اُس کا پیار جب کسی انسان کے شامل حال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے کس طرح اتیازی سلوک کرتا ہے... جماعت کے بچوں، عورتوں اور مردوں کے سامنے یہ بتائیں کریں اور بار بار پیش کریں... پھر دیکھیں کہ جو نوجوان دنیاداری کے معاملات میں نقل کی طرف رجحان رکھتے ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے بنیں گے....

رہتی، جب تک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھ اس کا علاج معلوم نہ ہو لے کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی... غرض خوب یاد رکھو کہ قلب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلب کو پیدا کیا ہے۔“ (ملفوظات جلد دوم، ص 343، 344 ایڈیشن 2008ء)

حضور انور ایاہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

عملی اصلاح کے لئے تین باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو عملی اصلاح جلد اور بہتر طور پر ہو سکتی ہے 1- قوت ارادی کا پیدا ہونا جو دین کے حوالے سے اگر دیکھی جائے تو ایمان میں مضبوطی پیدا کرنا ہے۔ 2- علمی کی کو دور کرنا۔

3- قوت عملی کی کمزوری کو دور کرنا۔

1- قوت ارادی کا پیدا ہونا:-

حضور انور ایاہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”دین کے معاملے میں قوت ارادی ایمان کا نام ہے۔ اور جب تم اس زاویے سے دیکھتے ہیں تو پھر پتہ چلتا ہے کہ عملی قوت ایمان کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر پختہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان کے کام خود بخوبی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر مشکل اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آسان ہوتی چلی جاتی ہے۔ عملی مشکلات اس ایمان کی وجہ سے ہوا میں اڑ جاتی ہیں اور آسمانی سے انسان اُن پر قابو پالیتا ہے۔ اور یہ صرف ہوائی پاتیں نہیں ہیں بلکہ عملی اس کے نمونے ہم دیکھتے ہیں...“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے وہ کون لوگ تھے؟ اُن کی عملی حالت کیا تھی؟... اُن ایمان لانے والوں میں چور بھی تھے۔ اُن میں ڈاکو بھی تھے۔ اُن میں فاسق و فاجر بھی تھے۔ اُن میں ایسے بھی تھے جو ماؤں سے نکاح بھی کر لیتے تھے، ماؤں کو دور کئے میں باٹنے والے بھی تھے۔ اپنی بیٹوں کو قتل کرنے والے بھی تھے۔ اُن میں جواری بھی تھے جو ہر وقت جو اکھیتے رہتے تھے... شراب کے ایسے رسیا کہ اس بارے میں کوئی ان کا مقابلہ کرہی نہیں سکتا... پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اُن کی حالت کس طرح پلٹی، کیسا انتقال اُن میں پیدا ہوا، کیسی قوت ارادی اس ایمان نے اُن میں پیدا کی؟... تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی جلدی اتنا عظیم انتقال اُن میں پیدا ہو گیا؟ ایمان لاتے ہی انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف اب ہم نے کوئی قدم نہیں اٹھانا۔ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہمارے لئے حرف آخر ہے۔“ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 443، 444 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936ء مطبوعہ فعل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

حضور انور ایاہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اسی طرح ایسے صحابہ حضرت مسیح موعود کی مثالیں بھی ملتی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد تمام برائیوں کو چھوڑا۔ حتیٰ کہ ایسی مثال بھی ہے جو شراب جیسی برائی میں گرفتار تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ چھوڑ دی۔ پس یہ نمونے ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی قانون سے ڈر کر یا اپنے معاشرے سے ڈر کر ہی برائیاں نہیں چھوڑنی۔ یا اُن سے اس لئے نہیں بچنا کہ اُن میں ماں باپ کا خوف ہے یا معاشرے کا خوف ہے۔ یہ سوچ نہیں ہوئی چاہئے بلکہ یہ سوچ ہوئی چاہئے کہ ہم نے برائی اس لئے چھوڑنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا۔ یا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے تو ہم نے اس سے رکنا ہے۔“

2- علمی کمی کو دور کرنا:-

حضور انور ایاہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”اگر قوت عملی کی ہوتا عمل کی جو کمزوری علم کی وجہ سے ہوتی ہے، وہ دور ہو جاتی ہے۔ جس کو کچھ خدا کا خوف ہے، اگر اسے... صحیح احساس والا دیا جائے اور اسے اس بات پر مضبوط کر دیا جائے کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ کس طرح ناراض ہوتا ہے تو پھر وہ گناہ سے فیک جاتا ہے... اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات جن کا اظہار اللہ تعالیٰ آج تک فرماتا چلا آ رہا ہے ہمارے دلوں میں ایک بہت جگانے والا ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے آپ علیہ السلام اور اپنے آپ کے آقا مطیع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل آپ کے ہر اسوہ کو اپنے اوپر لا گو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مقام پر پہنچ جائیں جیسا اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔

ہم دنیاوی چیزوں میں تو دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ کسی کی اچھی چیز دیکھ کر اُس کو حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں اور پھر اُس کے لئے کئی طریقے بھی استعمال کرتے ہیں... کیا وجہ ہے کہ ہم اس نقل کی کوشش نہیں کرتے جو نیکیوں میں بڑھانے والی چیز کی نقل ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یا تو ہمیں ان چیزوں کا بالکل ہی علم نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے احساس پیدا نہیں ہوتا یا اتنا تھوڑا علم اور اتنے عرصے بعد دیا جاتا ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے تازہ بیازہ نشانات آج بھی دکھار رہا ہے... پس یہ بات عام طور پر بتانے کی ضرورت ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق سے جڑ کر اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے۔ نشانات صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات یا زمانے تک محدود نہیں تھے یا مخصوص نہیں تھے بلکہ اب بھی خدا تعالیٰ اپنی تمام ترقیات کے ساتھ جلوہ دکھاتا ہے۔ پس نیکیوں کو حاصل کرنے کی ترقی، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی ترقی ہماری جماعت میں عام ہو جائے تو... اکثر حصہ جماعت کا ایسے لوگوں پر مشتمل ہو گا اور ہو سکتا ہے جو گناہوں پر غالب

فرمائے۔ (خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مزام سرور احمد خلیفۃ المسیح الالمام ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخ 31 جنوری 2014ء برطابق 31 صلح 1393 ہجری مشی بمقام مسجد بیت الفتوح - لندن) حضور ایہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

”پس آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے یوں بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلے جائیں۔ جب ہم غیروں سے اس تعلق میں پٹے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گھروں میں چوراٹل ہو کر ہمیں نقصان پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ آمین۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ اصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پچان اور اس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فحیل کو سختی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقضاض نہ ہو۔

... خلیفہ وقت کے مددگاروں میں سے بننے کی کوشش کریں... ہر فرد جماعت کو اپنے جائزے لے کر اصلاح کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ سب سے بڑا تھیار دعا کا ہے جس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے صحیح استعمال اور اس سے صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یقیناً سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ایمان میں ترقی کرو اور پیارے آقا فرماتے ہیں ”میں نے جو یہ اعمال بجا لانے کے لئے لائجِ عمل دیا ہے اس پر عمل کرو۔ پس یہ عمل اور دعا اور عمل ساتھ ساتھ چلیں گے تو حقیقتی اصلاح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا

محل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الجنة امام اللہ جرمی کو گزشتہ طرح حضور اقدس کے خطبات کی روشنی میں اپنی کمزوریوں کو سے ماہی فروری تا اپریل 2015ء میں متفرق ریفاریش ڈور کر سکتے ہیں اور اپنی عملی اصلاح کی طرف خاص توجہ کرنے کی کورسز کے پروگراموں کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جس میں بحمد

﴿مختصر رپورٹ برائے ریفاریش کورس فروری تا اپریل 2015﴾

بعد ازاں پریزنسیشن کے ذریعہ ان بندہ ممبرات کو دستور اساسی برائے الجنة امام اللہ میں سے سیکرٹری تعلیم کے فرائض کی نشاندہی کرائی گئی اور حلقة مجلس رشی سیکرٹریان تعلیم کے فرائض بتائے گئے اور ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔ نیز مادہ ممبر 2013ء سے ماہ دسمبر 2014ء تک کا جائزہ پیش کیا گیا جو کہ جرمی بھر سے موصول ہونے والی شعبہ تعلیم کی رپورٹ سے تیار کیا گیا تھا۔ اس میں سال بھر کی مختلف مدتات میں حلقات کے کام کی نشاندہی کی گئی۔

فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء کے حوالے سے شعبہ تعلیم کے تحت ترجمۃ القرآن سیکھنے کیلئے معلومات دی گئیں۔ اسی طرح پروجیکٹ ترتیل القرآن اور حفظ القرآن کے بارہ میں بھی ممبرات کو تفصیلی بتایا گیا اور ان کی طرف سے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ آخر میں بھنوں کی طرف سے مختلف سوالات ہوئے جو کہ اضافی مقابلہ جات نیز نیشنل اجتماع و جلسہ کے موقع پر درپیش آتے ہیں۔ بعد ازاں وقہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر ہوا۔

دوسرہ اجلاس برائے گذشتہ اجتماع جیوری ممبر 2015ء

سہ پہر دو بجکرتیں منٹ پر دوسراے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس سینیما میں مرکز سے دعوت دے کر صرف ان ہی ممبرات کو بلایا گیا تھا۔ جنہوں نے گذشتہ گروپ اجتماعات 2014ء پر جیوری کے فرائض ادا کیے تھے۔ ان ممبرات کے جیوری نتائج کو تمام ریجن کی جانب سے منگوایا گیا تھا۔ اور ان نتائج کو چیک کر کے کمیٹی کو نمایاں کر کے سکرین پر دکھایا گیا۔ اس سینیما کردا روانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ جیوری ممبرات کام کے طریقہ کو خوب ذہن نشین کریں اور پھر آئندہ باقی ممبرات کی اس کام میں مدد کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سینیما کے ثابت پہلوؤں کا اظہار دروان و قفة اور پروگرام کے آخر میں ممبرات نے خاکسار سے کیا۔ الحمد للہ۔ نیشنل صدر صاحب پروگرام کے اختتام سے قبل تشریف لا چکی تھیں۔ انہوں نے درپیش چند ایک مسائل کا ذکر کیا۔ ذکا کے بعد شام چھ بجے اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دن کی حاضری تقریباً دو سو کے قریب رہی۔

ریفاریش کورس شعبہ صحت جسمانی

محل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل شعبہ صحت جسمانی کے تحت سیکرٹریان کی رہنمائی کیلئے مورخ 21 فروری 2015ء کو بیت السیوح سینٹر فریکفرٹ میں یک روزہ سینیما کا انعقاد کروایا گیا جس میں 27 سی اور 110 علاقہ مجلس سیکرٹریان شعبہ صحت جسمانی نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔

پروگرام کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حدیث نبوی ﷺ کے بعد حضور انور ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ خطبہ جمعہ کے بارہ میں حاضر شی اور حلقة سیکرٹریان نے نکات بیان کئے۔ بعد ازاں شعبہ پڑا کی طرف سے ٹی ریسلر مجلس سیکرٹریان کو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ اور دو مختلف ہالوں میں پروگرام کروائے گئے۔

میٹنگ روم: نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی ٹیم کی معاونت سے پریزنسیشن پیش کی جس میں ان کے شعبہ سے متعلق ہر کام بتایا گیا۔ اس پریزنسیشن کا مقصد ٹی ریسلر مجلس سیکرٹریان کو ان کے کاموں کی طرف متوجہ کرنا اور انہیں آنے والے پروگرام کو حسن طریقہ سے کروانے کی طرف بھی توجہ دلانی تھی۔ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ ٹی سیکرٹریان میں جذبہ پیدا ہوتا کہ وہ اس شعبہ سے متعلق ہر کام اور ذمہ داریوں کو حسن طریقہ سے نہ جائیں۔

سپورٹس ہال: دوپہر تقریباً گیارہ بجکرتیں منٹ پر شی اور حلقة مجلس سیکرٹریان کو خوش آمدید کہا گیا اور ریفاریز کا عہدہ ہر ایسا کیا۔ بعد ازاں اس سینیما کے انعقاد کا مقصد سمجھایا گیا۔ پھر اس اپ مشقین کروائی گئیں اور اس ضمن میں اہم ہدایات دی گئیں۔ آخر میں نیشنل سپورٹس اجتماع میں شامل متفقہ کھیلوں (دوڑیں، بوری ریس، لانگ جپ، رسہ پھلا گناہ اور نشانہ بازی، محترمہ نیشنل صدر صاحب کی زیر ہدایت اس پروگرام کی صدارت محترمہ صنیعہ چیمہ شی صدر صاحب فریکفرٹ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیات 52 تا 53 سے ہوا۔ حدیث نبوی ﷺ کے بعد سیدنا حضور اقدس ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمع 13 اور 20 فروری 2015ء کے نکات تفصیلی ہوئے گئے جن میں ایک خطبہ عہدہ داران کے فرائض سے متعلق تھا۔ ان خطبات کی روشنی میں جرمی کے موجودہ حالات پر تبصرہ کر کے اس پات کو زیر لفظ لایا گیا کہ ہم کس

رپورٹ سالانہ ریفاریش کورس برائے سیکریٹریاں تعلیم و صدر رات، الجنة امام اللہ جرمی

منعقدہ مورخ 21 فروری 2015ء بمقام بیت السیوح سینٹر فریکفرٹ۔ محل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسال بھی نیشنل شعبہ تعلیم الجنة امام اللہ کو مورخ 21 فروری کو یہ ریفاریش کورس ایک ساتھ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی جرمی بر سرے سکریٹریان تعلیم، صدر ان حلقة اسی ورجن کو مد عکیا گیا تھا۔ ریفاریش کورس برائے سکریٹریان تعلیم کا بیانی دیتے ہوئے آپس میں تائید بھی کیا گیا۔ آخر میں شام پانچ بجے ڈعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام کے اختتام پرشامیں سے فیڈ بیک فارم پر کروایا گیا۔ ممبرات کی جانب سے ثبت فیڈ بیک موصول ہونے کے ساتھ ساتھ اس پروگرام کو سراہا گیا۔

الحمد للہ علی ذلک۔

رپورٹ سالانہ ریفاریش کورس برائے سیکریٹریاں تعلیم و صدر رات، الجنة امام اللہ جرمی

محل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسال بھی نیشنل صدر صاحب فریکفرٹ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیات 52 تا 53 سے ہوا۔ حدیث نبوی ﷺ کے بعد سیدنا حضور اقدس ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمع 13 اور 20 فروری 2015ء کے نکات تفصیلی ہوئے گئے جن میں ایک خطبہ عہدہ داران کے فرائض سے متعلق تھا۔ ان خطبات کی روشنی میں جرمی کے موجودہ حالات پر تبصرہ کر کے اس پات کو زیر لفظ لایا گیا کہ ہم کس